جامعہ عثمانیہ

خاص جلسۂ تقسیم اسناد

۷ دے سنہ ۱۳۵۰ ف

تقریر

جنرل ہز ہائنس والاشان اعظم جاہ بہادر پرنس آف برار

تقریر

جنرل والاشان ہز ہائنس پرنس آف برار

تقریر

جنرل والاشان ہز ہائنس پرنس آف برار

رائٹ آنریبل امیر جامعہ!

اس علمی مرکز کے اعزازی ایل - ایل - ڈی کی فہرست میں نام شریک ہونے کے امتیاز کو میں نہایت وقعت کی نظر سے دیکھتا ہوں - اس امتیاز کا تعلق ایسی جامعہ سے ہے جو اعلحضرت بندگانعالی کی شاہانہ دلچسپی اور مستحکم تائید کی بدولت وجود میں آئی ہے اور اس عہد سعادت کا شاندار کارنامہ ہے - اس موقعہ پر یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جامعہ کے قیام کے لئے رائٹ آنریبل امیر جامعہ کی کوششیں اس کی تاریخ کا درخشاں باب ثابت ہونگی -

آنریبل نائب امیر جامعہ کے الفاظ کی بھی دل سے

قدر کرتا ہوں۔ اسی تعلیم و تربیت سے جو میں نے والد ماجد کے سایۂ عاطفت میں پائی اور جس کی بدولت ملک کے نظم و نسق اور اس کی حقیقتوں اور مختلف حالات سے روشناس ہوا۔ نیز سپہ سالار کی حیثیت سے جو عملی تجربہ مجھکو حاصل ہوا۔ ان جملہ امور نے میرے دل پر یہ نقش کیا ہے کہ آصف جاہی روایات کی آب و تاب قائم رکھنے کی یہی صورت ہے کہ ذات شاہانہ کا نقش قدم میرے لیے شمع ہدایت ہو۔ تہِ دل سے اس دعا کے لیے آمین کہتا ہوں کہ اس امتیاز سے مجھے دودمان آصفی کی ان اعلیٰ روایات کو چراغ راہ بنانے میں مدد ملے جن کی روشن مثال بندگانعالی کی ذات والاصفات ہے۔

اس موقعہ پر طلباء جامعہ سے چند الفاظ کہنا چاہتا ہوں۔ میں ان سے ایسے وقت مخاطب ہو رہا ہوں جب کہ مطلع عالم پر ایک مصیبتِ عظیم کی گھٹائیں چھائی ہوی ہیں اور واقعات غور و فکر کے طالب ہیں۔ دنیا دیکھ رہی ہے کہ علم کا سرمایہ

اور سائنس کی مایہ ناز ترقیاں ہماری دشمن اقوام جبر و زیادتی کے منصوبوں میں صرف کر رہی ہیں ۔ حیرت کا مقام ہے کہ خدا کے مُلک اور مخلوق کی تباہی کی ذمہ داری ایسی قوموں پر ہے جن کی نسبت شُہرت ہے کہ ان کا نظامِ تعلیم نہایت ترقی یافتہ اور علم و فن کے میدان میں ان کے کمالات ممتاز ہیں ۔ خرابی کی جڑ یہ ہے کہ ہمارے دشمنوں کے ظاہری مقاصد کے پس پردہ قومی اقتدار کا جذبہ کار فرما ہے ۔ پروپگنڈے کی شدت سے وطن پرستی کا جوش اُنہیں نے خواب دکھا رہا ہے ۔ نوجوانوں کی ذہنیت بدل رہی ہے اور مذہب کی شمع گُل ہو چکی ہے ۔ مادّی ترقی کی کشمکش میں وہ اخلاقی قوتیں کمزور پڑ گئی ہیں جن کی نشوونما ہدایت کے علم برداروں کی ثابت قدمی سے ہوئی اور مفادِ حکومت کی پرستش میں شخصیت فنا ہو رہی ہے ۔

تاریخ کے اوراق بار بار یہ درس دیتے ہیں کہ رواداری اور انصاف کے بغیر نہ امن قائم رہ سکتا ہے اور نہ صحیح معنوں میں

ترقی ہو سکتی ہے - امن و ترقی کی رفتار کا قائم رکھنا بہت مشکل اور بگاڑنا بہت آسان ہے - اخلاقی قوت کی بنیاد ضبط کی چٹان پر ہی رکھی جا سکتی ہے - ہمارا وطن ہندوستان نہایت دیدہ زیب مرقع ہے اور اس میں مذہب - تمدن - زبان اور قومیت کے مختلف نقش و نگار کی رونق اور ان کی ترتیب کی خوش نمائی صرف اس صورت میں قائم رہ سکتی ہے جب کہ تمام اجزا اتفاق کے قوی شیرازہ سے باہم پیوست رہیں -

آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب تک ہم نیک نیتی سے علم کی تلاش میں لگے رہیں گے - مذہب کی ہدایت اور باہمی [...]ت اور حق شناسی کے راستہ پر چلتے رہیں گے اور جب تک جذبات اور خواہشات پر قابو رہے گا اُس وقت تک ہماری کوششوں کی ناکامی کا اندیشہ نہیں ہو سکتا اور بہ فضل خدا ہمارے قدم امن و مسرت کی جانب بڑھتے رہیں گے -

۱۰ - شوال المکرم سنہ ۱۳۵۹ھ

۱۱ - نومبر سنہ ۱۹۴۰ع